أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِى صِفَةِ الْقَبْرِ

قال رسول اللّٰه ﷺ: نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعینِ قبر

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ
5
سلسلة اربعينات الحديث النبوي
أربعون حديثا
في صفة القبر
اربعینِ قبر
تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی
ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور
www.assunnah.live

نام کتاب: اربعینِ قبر

تألیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمدًا ﷺ بشيرا و نذيرا، و داعيا إلى الله بإذنه و سراجًا منيرًا، بعثه رحمة للعالمين، و معلمًا للأميين، بلسان عربي مبين، فقال سبحانه -و هو أصدق القائلين- ﴿هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۙ﴾ (الجمعة: ٢) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انھوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

(الجمعة: ٢)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ (الشوری: ٥٢)

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾ (المائدة: ٦٧)

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٦١٢.

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدۃ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ .... الآیۃ'' تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝۳ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝۴﴾ (النجم: ۳-۴)

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ﴾ (النساء: ۱۱۳)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّی وَ یَسْمَعُ مِنْکُمْ وَ یَسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ .)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((عِلْمُ الْحَدِیْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ کَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَ أَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ .))

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهٖ نَبِيَّهُ ﷺ وَ أَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهٖ وَ هُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰی رَسُوْلِهٖ لِیُؤَدِّیَهُ عَلٰی مَا أُدِّیَ إِلَیْهِ .)) [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰی یُبَلِّغَهُ غَیْرَهُ ......)) [2]

---

[1] معرفة علوم الحدیث، ص: ٦٣.

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحدیث: ٢٦٦٨، عن زید بن ثابت.

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے ......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر و تازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منٰی میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَ تَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ....))

”اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کے حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِىْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ ....)) [1]

”یعنی ایک جماعت حق پر تا قیامت برابر قائم رہے گی۔“

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ .)) [2]

”وہ محدثین کی جماعت ہے۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِيْ وَ سُنَّتِيْ وَ يُعَلِّمُوْهَا

---

[1] سنن ابو داود، کتاب الفتن، رقم الحدیث: ٤٢٥٢.

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: ٢٧.

النَّاسَ .))[1]

’’اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔‘‘

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہود مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارَیْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .))[2]

’’میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔‘‘

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ’’فِی زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَ الْعُلَمَاءِ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ’’وَ كُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَ شَهِيْدًا‘‘ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ’’قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ‘‘ کے الفاظ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: ٣١.

[2] العلل المتناهية: ١/١١١ـ المقاصد الحسنة: ٤١١.

مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَ حُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”الْأَرْبَعُوْنَ، الْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب حافظ امام عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۷۱ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے ”الْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ“ حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م ۶۱۸ھ) نے ”أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَ الْمُجَاهِدِيْنَ“، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) نے ”أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَ فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ“، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے ”الْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ“، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے ”الْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ٤١١۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص: ٢٨-٤٦۔ شعب الإيمان للبيهقى: ٢/٢٧١، برقم: ١٧٢٧.

مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْکُبْرٰی لِلْبَیْهَقِیِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م۹۰۲ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ کِتَابِ "اَلْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِیِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مجلّہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِی صَلاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِیْ أَحْوَالِ الْقَبْرِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ أَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ.

و کتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ مَعْنَى الْقَبْرِ

قبر کے مفہوم کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ﴾ [المائدة: ٣١]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جس نے زمین کھودی تاکہ (قابیل کو) دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپا سکتا ہے۔''

قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَاَقْبَرَهٗ﴾ [عبس: ٢١] اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ: اِذَا جَعَلْتَ لَهٗ قَبْرًا وَ قَبَرْتُهٗ: دَفَنْتُهٗ .

''سورۂ عبس کی آیت ۲۱ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿فَاَقْبَرَهٗ﴾ عرب لوگ کہتے ہیں ''اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ'' یعنی میں نے آدمی کو دفن کیا۔ جب کوئی آدمی کہے کہ میں نے اس کے لیے قبر بنائی اور اسے قبر میں ڈالا تو اس کا مطلب ہے میں نے اسے دفن کیا۔'' [1]

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾

[المومنون: ١٠٠]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک پردہ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی قبر النبی ﷺ.

حائل ہے اس دن تک کے لیے جب وہ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے۔“

وضاحت: مرنے کے بعد مٹی میں دفن ہو یا پانی میں غرق ہو یا درندے اسے کھا جائیں یا جلا کر اسے راکھ بنا دیا جائے، جہاں جہاں میت کا جسم یا جسم کے ذرات یا ذرہ ٹھہرے گا، وہی اس کی قبر کہلائے گی۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ مُسْتَحَبٌّ

بیان کہ موت کو یاد کرنا مستحب ہے

① ((عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، يَعْنِى الْمَوْتَ.)) [1]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔“

② ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. قُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَسْتَحْيِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنِ الْاِسْتِحْيَاءُ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ، وَمَا وَعٰى، وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ، وَمَا حَوٰى، وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ اَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى. يَعْنِىْ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ.)) [2]

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الموت و الاستعداد له، رقم: ٤٢٥٨۔ محدث البانی نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة، باب فی بيان ما يقتضيه الاستحيا من الله......، رقم ٢٤٥٨۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ کا شکر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے حیا تو کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسے نہیں بلکہ اس طرح کہ جس طرح حیا کرنے کا حق ہے اور وہ یہ کہ تم حفاظت کرو سر کی اور جو کچھ سر میں ہے (یعنی آنکھ، کان اور زبان وغیرہ کی) اور پھر پیٹ کی حفاظت کرو (کہ اس میں کوئی حرام چیز نہ جائے) اور ان چیزوں کی حفاظت کرو جو پیٹ کے ساتھ لگی ہوئی ہیں (یعنی شرم گاہ اور ہاتھ پاؤں وغیرہ) اور یاد کرو (قبر میں) ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو اور جو شخص آخرت کی زندگی کا خواہش مند ہو اسے چاہیے کہ دنیا کی زیب و زینت چھوڑ دے۔ جس شخص نے یہ سارے کام کیے اس نے گویا اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کی جس طرح واقعی حیا کرنے کا حق تھا۔''

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ مَمْنُوعٌ

بیان کہ موت کی تمنا کرنا منع ہے

③ ((عَنْ اَبِی اَبِي عُبَيْدٍ -اِسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرٍ- اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَ إِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَسْتَعْتِبَ .)) [1]

''حضرت عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اگر کوئی نیک آدمی ہے تو اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے گا اور اگر گناہگار ہے تو ممکن ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب التمنی، رقم الحدیث: ۷۲۳۵.

④ ((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ .)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤ پھر زندہ کیا جاؤ، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤ پھر زندہ کیا جاؤں) پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤ پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤ۔''

بَابُ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ

موت کی سختیوں کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَجَآءَتْ سَکْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾ [ق: ١٩]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور موت کی سختی حق لے کر آ پہنچی۔''

⑤ ((عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ ھَوْلَ الْمَطْلَعِ شَدِیْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ یَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَیَرْزُقُہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ .)) [2]

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کی تمنا نہ کرو جان کنی کی تکلیف بڑی شدید ہے اور یہ نیک بختی کی علامت ہے کہ اللہ کسی بندے کی عمر لمبی کر دے اور اسے توبہ کی توفیق عطا فرما دے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب تمنی الشهادة، رقم الحدیث: ٢٧٩٧.

[2] الترغیب و الترهیب، لمحی الدین دیب، الجزء الرابع، رقم الحدیث: ٤٩٣١.

٦ ((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَ اِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ .)) [1]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ آپ ﷺ کا سر مبارک میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔ آپ ﷺ کی موت کی تکلیف دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لیے موت کی سختی کو برا نہیں سمجھتی۔"

بَابُ مَكَارِمِ الْمُحْتَضَرِ

مرتے وقت مومن کے اعزازات کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ﴾ [النحل: ٣٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "نیک اور متقی لوگوں کی روح فرشتے قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو۔"

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ﴾ [الاحزاب: ٤٤]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "جس روز (اہل ایمان) اللہ سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا۔"

٧ ((عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ، وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ. قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ وَ لٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَ كَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ و وفاته، رقم الحدیث: ٤٤٤٦.

وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ، وَ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتَهٗ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ .)) [1]

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ محترمہ نے کہا: موت تو ہمیں بھی ناپسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے مراد موت نہیں بلکہ مومن کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضامندی اور عزت افزائی کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت مومن کو آئندہ ملنے والی نعمتوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی اور وہ (جلدی جلدی) اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند فرماتا ہے۔ جب کافر کو موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی ''بشارت'' دی جاتی ہے تب اسے آئندہ پیش آنے والے حالات سے زیادہ نفرت کسی چیز سے نہیں ہوتی لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔''

٨ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَ ذَكَرَ الْمِسْكَ، قَالَ: وَ يَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ: رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ وَ عَلَيْكَ وَ عَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَقُوْلُ: اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى آخِرِ الْاَجَلِ، قَالَ: وَ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَ ذَكَرَ

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب من احب لقاء اللّٰه احب اللّٰه لقاء ه، رقم الحديث: ٦٥٠٧ .

مِـنْ نَتْـنِهَا وَ ذَكَرَ لَعْنًا وَ يَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ: رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِـنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ: فَيُقَالُ: اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى آخِرِ الْاَجَلِ. قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رِيْـطَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا.)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اسے لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں (حدیث کے راوی) حماد کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روح کی خوشبو اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے فرشتے (اس روح کی خوشبو پا کر) کہتے ہیں کوئی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے، اللہ تجھ پر رحمت کرے اور اس جسم پر بھی جسے تو نے آباد کر رکھا تھا۔ پھر فرشتے اپنے رب کے حضور اس روح کو لے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اسے قیامت قائم ہونے تک (اس کی معین جگہ یعنی علیین میں) پہنچا دو۔ حدیث کے راوی نے کافر کی روح کے نکلنے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روح کی بدبو اور اس پر (فرشتوں کی) لعنت کا ذکر کیا۔ آسمان کے فرشتے کہتے ہیں کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آ رہی ہے پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم ہوتا ہے اسے قیامت قائم ہونے تک (اس کی معین جگہ یعنی سجین میں) لے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اکرم ﷺ نے کافر کی روح کی بدبو کا ذکر فرمایا تو (نفرت سے) اپنی چادر کا دامن اس طرح اپنی ناک پر رکھ لیا۔ (اور پھر اپنی چادر ناک پر رکھ کر دکھائی)۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة و صفته، باب عرض مقعد الميت من الجنة و اثبات ......، رقم الحديث: ۷۲۲۱.

بَابُ عِقَابَاتِ الْمُحْتَضَرِ

مرتے وقت کافر کی سزاؤں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۖ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾﴾

[النحل: ٢٨-٢٩]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ ہم برائی نہیں کرتے تھے کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔ جہنم کے دروازوں سے ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ جو متکبرین کے لیے بہت بری جگہ ہے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥٠﴾﴾

[الانفال: ٥٠]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کاش تم وہ منظر دیکھ سکو جب فرشتے کافروں کی روح قبض کر رہے ہوتے ہیں اور (ساتھ ساتھ) ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگا رہے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں اب جلنے کے عذاب کا مزہ چکھو۔''

٩ ((عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ، وَ لَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ، فِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ:

اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ . مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا . ثُمَّ قَالَ: وَ اِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِی انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَ اِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ، ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ ، اُخْرُجِيْ اِلٰی سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ غَضَبٍ ، قَالَ فَتَفَرَّقَ فِیْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ ، فَيَاْخُذُهَا ، فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِیْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِیْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ ، وَ يَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا: مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الْخَبِيْثَةُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ ، بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهِ الَّتِیْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِی الدُّنْيَا ، حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ [الاعراف: ٤٠] فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِیْ سِجِّيْنَ فِی الْاَرْضِ السُّفْلٰى ، فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّيْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾﴾ [الحج: ٣١] .)) [1]

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک انصاری (صحابی) کے جنازے کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (تدفین کے لیے) نکلے، جب ہم قبرستان پہنچے تو قبر ابھی تیار نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم

[1] الترغیب و الترهیب لمحی الدین، الجزء الرابع، رقم الحديث: ٥٢٢١ .

بھی آپ ﷺ کے گرد (اس قدر خاموشی سے) بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا: عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ آپ ﷺ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا: کافر آدمی جب دنیا سے کوچ کرنے لگتا ہے اور آخرت کی طرف روانہ ہوتا ہے تو اس کی طرف سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں ان کے پاس ٹاٹ (کے کفن) ہوتے ہیں اور وہ اس سے حد نگاہ کے فاصلہ پر بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت (حضرت عزرائیل) آتا ہے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے خبیث روح! نکل (اور چل) اللہ کے غصے اور غضب کی طرف، روح جسم کے اندر جاتی ہے اور فرشتے اسے اس طرح باہر کھینچتے ہیں جیسے کانٹے دار لوہے کی سیخ گیلی اون سے باہر نکالی جاتی ہے۔ فرشتہ اس کی روح نکال لیتا ہے تو دوسرے فرشتے لمحہ بھر کے لیے بھی اسے ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے بلکہ اسے ٹاٹ (کے کفن) میں لپیٹ لیتے ہیں۔ روئے زمین پر کسی مردار سے اٹھنے والی بدترین سڑاند جیسی بدبو اس روح سے آ رہی ہوتی ہے۔ فرشتے اسے لے کر اوپر (آسمان کی طرف) جاتے ہیں (راستے میں) جہاں کہیں ان کا گزر مقرب فرشتوں پر ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں یہ کس خبیث (روح) کی بدبو ہے۔ جواب میں فرشتے کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے۔ ایسا بدترین نام لیتے ہیں جو دنیا میں لیا جاتا تھا، یہاں تک کہ فرشتے اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتے آسمان کا دروازہ کھولنے کے لیے درخواست کرتے ہیں لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''(کافروں کے لیے) آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے حتی کہ اونٹ سوئی کے

نا کے سے گزر جائے۔'' (الاعراف: ۴۰) پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے سب سے نچلی زمین میں موجود سجّین (جیل) میں اس کا اندراج کرلو اور کافر کی روح بری طرح زمین پر پٹخ دی جاتی ہے۔ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جس نے اللہ سے شرک کیا گویا وہ آسمان سے گر پڑا، اب اسے پرندے اچک لیں یا ہوا اسے کسی دور دراز مقام پر پھینک دے۔'' (الحج: ۳۱)۔''

بَابُ كَلَامِ الْمَيِّتِ وَ سِمَاعِهِ

میت کے کلام کرنے اور سننے کا بیان

⑩ ((عَنْ اَبِی سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِی قَدِّمُوْنِی ، وَ اِنْ كَانَتْ غَيْرُ صَالِحَةٍ قَالَ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ .)) [1]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ تیار ہوتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو نیک آدمی کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو مجھے جلدی لے چلو اگر نیک نہ وہ تو کہتا ہے ہائے ہلاکت! مجھے کہاں لے جا رہے ہو میت کی آواز انسانوں (اور جنوں) کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔''

⑪ ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَ تَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب کلام المیت علی الجنازۃ، رقم الحدیث: ۱۳۸۰.

اِذَا انْصَرَفُوْا .)) [1]

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اپنی قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ واپس پلٹتے ہیں تو میت اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آواز سنتی ہے۔"

بَابُ نَعِيمِ الْقَبْرِ حَقٌّ

بیان کہ قبر کی نعمتیں حق ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾ [النحل: ۳۲]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "نیک اور پاک لوگوں کی روح قبض کرنے کے لیے جب فرشتے آتے ہیں تو (پہلے) السلام علیکم کہتے ہیں (اور پھر کہتے ہیں) داخل ہو جاؤ جنت میں ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے رہے۔"

⑫ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَ الْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ . يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [2]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی مرتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر وہ جنتی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة، باب عرض مقعد المیت من الجنة و النار علیه و اثبات عذاب القبر، رقم: ۷۲۱۷.

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة، باب عرض مقعد المیت من الجنة و النار علیه و اثبات عذاب القبر، رقم: ۷۲۱۱.

ہے تو اسے جنتیوں والے محلات دکھائے جاتے ہیں اور اگر جہنمی ہے تو جہنمیوں والا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے یہ ہے تیری رہائش گاہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تجھے یہاں بھیجے گا۔"

بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ حَقٌّ

عذاب قبر کے حق ہونے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ۚ وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۗ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾﴾ [المومن: ٤٥-٤٦]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "آل فرعون بدترین عذاب کے پھیر میں آ گئے جہنم کی آگ کے سامنے وہ صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جب قیامت کی گھڑی آئے گی تو حکم ہوگا کہ آل فرعون کو شدید ترین عذاب میں داخل کرو۔"

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾﴾ [الانعام: ٩٣]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "کاش! تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھو جب وہ جان کنی کی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں لاؤ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں ان باتوں کی پاداش میں رسوا کن عذاب دیا جائے گا جو تم ناحق اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے مقابلے میں تکبر کیا کرتے تھے۔"

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠

فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍ ۚ بَلَىٰٓ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوٓا أَبْوَٰبَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٢٩﴾ [النحل: ٢٨-٢٩]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے کافر جب (موت کے وقت) فرشتوں کے ہاتھوں گرفتار ہوتے ہیں تو فوراً (سرکشی سے) باز آ جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم تو کوئی برا کام نہیں کر رہے تھے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں: کیسے نہیں کر رہے تھے؟ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، جہنم یقیناً بہت ہی برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کے لیے۔''

⑬ ((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، فَقَالَ: نَعَمْ ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ . قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدُ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .))[1]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگی: اللہ تجھے عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں، عذاب قبر حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس کے بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ایسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا جس میں آپ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔''

⑭ ((وَ عَنْهَا رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ عِنْدِي امْرَأَةٌ

[1] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، رقم الحديث: ١٣٧٢.

مِّـنَ الْيَهُـوْدِ، وَ هِـيَ تَـقُـوْلُ: اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ، فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَـالَ: اِنَّـمَا تُفْتَنُ يَهُوْدُ. وَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَـلَبِثْـنَـا لَيَـالِيَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّـهٗ اُوْحِـيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ. قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.)) [1]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک یہودی عورت بیٹھی ہوئی تھی اور کہہ رہی تھی: تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ (یعنی عذاب دیئے جاؤ گے) رسول اکرم ﷺ (نے یہ بات سنی اور) گھبرا گئے فرمایا: بے شک یہودی عذاب دیئے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس کے بعد ہم نے کئی راتیں (وحی کا) انتظار کیا پھر (ایک روز) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کو ہمیشہ عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا ہے۔''

⑮ ((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمَوْتٰى لَيُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ حَتّٰى اِنَّ الْبَهَائِمَ لَتَسْمَعُ اَصْوَاتَهُمْ.)) [2]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مردے (کافر یا مشرک) اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں اور ان (کے چیخنے چلانے) کی آوازیں سارے چوپائے سنتے ہیں۔''

---

[1] سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، رقم: ٢٠٦٧ ـ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] الترغيب و الترهيب، لمحی الدين ديب، الجزء الرابع، رقم الحديث: ....

بَابُ شِدَّةِ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر کی شدت کا بیان

⑯ ((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَسْتَعِیْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ قَالَ: اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ .)) [1]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عذاب قبر اور فتنہ مسیح دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے اور فرماتے: تم لوگوں قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔''

⑰ ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَوْ لَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .)) [2]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر (مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا) تم (اپنے مردے) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر (کی آوازیں) سنوادے۔''

بَابٌ: تُوْجِبُ الْکَبَائِرُ عَذَابَ الْقَبْرِ

بیان کہ کبیرہ گناہوں پر عذاب قبر ہوتا ہے

⑱ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ: اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَ مَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ، ثُمَّ قَالَ: بَلٰی اِمَّا اَحَدُهُمَا فَکَانَ یَسْعٰی بِالنَّمِیْمَةِ وَ اَمَّا الْآخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ .)) [3]

---

[1] سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، رقم: ٢٠٦٥۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة نعیمها، باب عرض مقعد المیت من الجنة و النار علیه ......، رقم: ٧٢١٤.

[3] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب عذاب القبر من الغیبة و البول، رقم: ١٣٧٨.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو قبروں سے گزرے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو (قبروں میں) عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات پر نہیں۔ پھر فرمایا: ان میں سے ایک چغلی کھاتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔“

بَابٌ: مَلَكَا الْقَبْرِ ...... مُنْكَرٌ وَ نَكِيرٌ

قبر کے دو فرشتوں منکر اور نکیر کا بیان

⑲ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ (اَوْ قَالَ اَحَدُكُمْ) اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ: لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَ الْآخَرُ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ؟)) [1]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میت دفنائی جاتی ہے (یا آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کی میت دفنائی جاتی ہے) تو اس کے پاس دو سیاہ رنگ کے، نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کو ”منکر“ اور دوسرے کو ”نکیر“ کہا جاتا ہے، وہ دونوں میت سے پوچھتے ہیں: تم اس شخص (یعنی حضرت محمد ﷺ) کے بارے میں کیا کہتے تھے؟“

بَابُ كَيْفِيَّةِ الْمَيِّتِ فِی الْقَبْرِ عِنْدَ السُّؤَالِ

قبر میں سوال و جواب کے وقت میت کی کیفیت کا بیان

⑳ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ فَتَّانَ الْقُبُوْرِ

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الجنائز، باب ما جاء عذاب القبر، رقم: ١٠٧١۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

فَقَالَ عُمَرُ اَتُرَدُّ عَلَيْنَا عُقُوْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ كَهَيْئَتِكُمُ الْيَوْمَ. فَقَالَ عُمَرُ: بِفِيْهِ الْحَجَرُ.)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کے فرشتوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمیں ہماری یہ سمجھ بوجھ لوٹا دی جائے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالکل! آج جیسی ہی سوجھ بوجھ (قبر میں) دی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: فرشتے کے منہ میں پتھر (یعنی میں اس کو خاموش کرا دوں گا)۔''

بَابُ اَنْوَاعِ النِّعَمِ فِی الْقَبْرِ

قبر میں نعمتوں کی اقسام کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿١٧﴾﴾ [الطور: ۱۷]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ سے ڈرنے والے لوگ جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔''

(۲۱) ((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا يُقَالُ لَهٗ اِجْلِسْ فَيَجْلِسُ قَدْ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ، وَقَدْ اُدْنِيَتْ لِلْغُرُوْبِ، فَيُقَالُ لَهٗ اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَانَ قَبْلَكُمْ مَّا تَقُوْلُ فِيْهِ؟ وَمَا ذَا تَشْهَدُ عَلَيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّكَ سَتَفْعَلُ، اَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْاَلُكَ عَنْهُ، اَرَيْتَكَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَكُمْ مَّا ذَا تَقُوْلُ فِيْهِ؟ وَمَا ذَا تَشْهَدُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ، اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَنَّهٗ جَاءَ

---

[1] الترغيب و الترهيب لمحى الدين ديب، الجزء الرابع، رقم الحديث: ٥٢١٧.

بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ، فَيُقَالُ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حُيِيْتَ ، وَ عَلٰى ذٰلِكَ مِتَّ ، وَ عَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا ، وَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَ سُرُوْرًا ، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ النَّارِ ، فَيُقَالُ لَهٗ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا لَوْ عَصَيْتَهٗ ، فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَ سُرُوْرًا ، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ، وَ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ، وَ يُعَادُ الْجَسَدُ لِمَا بُدِىَ مِنْهُ ، فَتُجْعَلُ نَسَمَتُهٗ فِى النَّسِيْمِ الطَّيِّبِ ، وَ هِىَ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِىْ شَجَرِ الْجَنَّةِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْاٰخِرَةِ ﴾ [ابراهيم: ٢٧] .))[1]

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت جب قبر میں دفن کی جاتی ہے تو وہ پسماندگان کے (واپس لوٹتے وقت) جوتوں کی آواز سنتی ہے اگر میت مومن ہو تو اسے (قبر میں) کہا جاتا ہے: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ جاتا ہے اور اسے سورج غروب ہوتا دکھایا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے کہ وہ شخص جو بہت پہلے تمہارے ہاں مبعوث ہوئے ان کے بارے میں تم کیا کہتے تھے اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ مومن آدمی کہتا ہے: ذرا بیٹھو مجھے نماز عصر ادا کرنے دو (سورج غروب ہونے والا ہے)۔ فرشتے کہتے ہیں: بے شک تو (دنیا میں) نماز پڑھتا رہا ہے ہم جو بات پوچھ رہے ہیں اس کا ہمیں جواب دو، بتاؤ وہ شخص جو بہت پہلے تمہارے درمیان مبعوث کیے گئے ان کے بارے میں تم کیا کہتے تھے اور کیا گواہی دیتے تھے؟ مومن آدمی کہتا ہے: وہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کی طرف سے حق لے کر

[1] الترغيب و الترهيب لمحى الدين ديب، الجزء الرابع، رقم الحديث: ٥٢٢٥ .

آئے ہیں۔ تب اسے کہا جاتا ہے اسی عقیدے پر تو زندہ رہا، اسی پر مرا اور ان شاء اللہ اسی عقیدے پر اٹھے گا۔ پھر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے: جنت میں یہ تمہارا محل ہے اور جو کچھ اللہ نے جنت میں تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے (وہ بھی دیکھ لو یہ سب کچھ دیکھ کر) اس کے شوق اور لذت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی قبر ستر ہاتھ (یعنی ۱۰۵ فٹ یا ۳۵ میٹر) کھلی کر دی جاتی ہے اور اسے منور کر دیا جاتا ہے۔ اس کے جسم کو پہلے والی حالت میں لوٹا دیا جاتا ہے (یعنی اسے سلا دیا جاتا ہے) اور اس کی روح کو پاکیزہ اور خوشبودار بنا دیا جاتا ہے اور یہ پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے۔ (قبر میں مومن کا نیک انجام) اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر ہے: ''اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کلمہ طیبہ کی برکت سے دنیا اور آخرت کی زندگی (یعنی قبر) میں ثابت قدمی عطا فرماتے ہیں۔''

٢٢ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ الْمَیِّتَ یَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ فَیُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِیْ قَبْرِهٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَ لَا مَشْغُوْفٍ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ فِیْمَ کُنْتَ؟ فَیَقُوْلُ: کُنْتُ فِی الْاِسْلَامِ . فَیُقَالُ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَیَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . جَاءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ . فَیُقَالُ لَهٗ: هَلْ رَاَیْتَ اللّٰهَ؟ فَیَقُوْلُ: مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَرَی اللّٰهَ: فَیُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةً قِبَلَ النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْهَا یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا . فَیُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰی مَا وَقَاكَ اللّٰهُ، ثُمَّ یُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةً قِبَلَ الْجَنَّةِ فَیَنْظُرُ اِلٰی زَهْرَتِهَا وَ مَا فِیْهَا . فَیُقَالُ لَهٗ: هٰذَا مَقْعَدُكَ ، وَ یُقَالُ لَهٗ: عَلَی الْیَقِیْنِ کُنْتَ وَ عَلَیْهِ مُتَّ وَ عَلَیْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ . وَ یُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِیْ قَبْرِهٖ فَزِعًا مَشْغُوْفًا . فَیُقَالُ لَهٗ: فِیْمَ کُنْتَ؟ فَیَقُوْلُ: لَا اَدْرِیْ . فَیُقَالُ لَهٗ: مَا

هٰـذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ. فَيُفْرَجُ لَـهُ قِبَـلَ الْجَنَّةِ. فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَ مَا فِيْهَا. فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ اِلٰى مَـا صَـرَفَ الـلّٰـهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةً قِبَلَ النَّارِ. فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَ عَلَيْهِ مُتَّ، وَ عَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.)) [1]

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میت قبر میں دفن کی جاتی ہے تو نیک آدمی قبر میں کسی خوف اور گھبراہٹ کے بغیر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: تو کون سے دین پر تھا؟ نیک (مومن) آدمی کہتا ہے: میں اسلام پر تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے: وہ آدمی کون تھا (جو تمہارے درمیان بھیجا گیا)؟ مومن آدمی کہتا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول تھے وہ اللہ کی طرف سے ہمارے پاس معجزات لے کر آئے اور ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اسے پوچھا جاتا ہے: کیا تو نے اللہ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کو (دنیا میں) دیکھنا کسی کے لیے ممکن نہیں۔ چنانچہ اس کے لیے آگ کی طرف ایک سوراخ کھولا جاتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ کس طرح آگ کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ دیکھو یہ ہے وہ آگ جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچا لیا ہے۔ پھر جنت کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور مومن آدمی جنت کی بہاریں اور اس میں موجود نعمتیں دیکھتا ہے۔ اسے بتایا جاتا ہے یہ ہے تمہارا ٹھکانا ہے، تم نے (ایمان) پر زندگی بسر کی اور اسی ایمان کی حالت پر مرے اور اسی ایمان کی حالت پر ان شاء اللہ اٹھائے جاؤ گے۔ گنہگار آدمی کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو وہ بہت گھبرایا ہوا اور خوف زدہ ہوتا ہے۔ اسے پوچھا جاتا ہے: تو کس مذہب پر

---

[1] سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، باب ذكر القبر و البلى، رقم: ٤٢٦٨ ـ المشكاة، رقم: ١٣٨ ـ التعليق الرغيب: ١٨٧/٤ ـ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

تھا؟ وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ پھر پوچھا جاتا ہے: وہ آدمی کون تھا (جو تمہارے درمیان بھیجا گیا)؟ وہ کہتا ہے: میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے سنا وہی میں بھی کہتا تھا۔ جنت کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور وہ جنت کی بہاروں اور اس میں موجود دوسری نعمتوں کو دیکھتا ہے تو اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ ہے وہ جنت جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں محروم کر دیا ہے۔ پھر اس کے لیے ایک دروازہ جہنم کی طرف کھولا جاتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کس طرح آگ کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ اسے بتایا جاتا ہے: یہ ہے تمہارا ٹھکانہ، تو (اللہ اور رسول ﷺ کے بارے میں) شک میں پڑا رہا اور شک کی حالت میں مرا اور یقیناً شک پر ہی اٹھے گا۔“

بَابُ اَنْوَاعِ الْعَذَابِ فِی الْقَبْرِ

قبر میں عذابوں کی اقسام کا بیان

(۲۳) ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِّبَنِی النَّجَّارِ سَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ، فَقَالَ: مَنْ اَصْحَابُ هٰذِهِ الْقُبُوْرِ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَاسٌ مَاتُوْا فِی الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ: تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. قَالُوْا وَ مِمَّ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا وُضِعَ فِی قَبْرِهٖ اَتَاهُ مَلَكٌ فَيَنْتَهِرُهٗ، فَيَقُوْلُ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِیْ. فَيُقَالُ لَهٗ: لَا دَرَيْتَ وَ لَا تَلَيْتَ. فَيُقَالُ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيَضْرِبُهٗ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيْدٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ.)) [1]

---

[1] سنن ابوداود، کتاب السنة، باب فی المسألة فی القبر و عذاب القبر، رقم: ٤٧٥١ـ سلسلة الصحیحة، رقم، ١٣٤٤.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں گئے وہاں آپ نے ایک آواز سنی جس سے گھبرا گئے اور دریافت فرمایا: یہ قبریں کن لوگوں کی ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ ان لوگوں کی قبریں ہیں جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کے عذاب سے اور فتنہ دجال سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دفن ہونے والی میت اگر کافر (منافق) ہو تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اسے خوب ڈانٹ کر پوچھتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ کافر (یا منافق) کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ فرشتہ اسے جواب میں کہتا ہے: تو نے نہ تو خود عقل سے کام لیا نہ (قرآن) پڑھا۔ پھر فرشتہ پوچھتا ہے: اس آدمی (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ کافر (یا منافق) کہتا ہے: میں وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ (یہ جواب سن کر) فرشتہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان (یعنی دماغ پر) لوہے کے گرزوں سے مارنا شروع کر دیتا ہے اور وہ بری طرح چیخنے چلانے لگتا ہے اس کی آواز جن و انس کے علاوہ ہر جانور مخلوق سنتی ہے۔“

۲۴ ((عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَ اِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ، وَ يَاْتِيْهِ مَلَكَان فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَان لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاه هَاه لَا اَدْرِیْ . قَالَ فَيَقُوْلَان لَهٗ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاه هَاه لَا اَدْرِیْ . قَالَ فَيَقُوْلَان لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بَعثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاه هَاه لَا اَدْرِیْ . فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ: اَنْ كَذَبَ، فَافْرِشُوْا لَهٗ مِنَ النَّارِ (وَ اَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ) وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُمُوْمِهَا، وَيَضِيْقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِيْهَ اَضْلَاعُهٗ، وَ يَاْتِيْهِ رَجُلٌ

قَبِيْحُ الْوَجْهِ، قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ، فَيَقُوْلُ: اَبْشِرْ بِالَّذِىْ يَسِيْئُكَ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِىْ كُنْتَ تُوْعَدُ. فَيَقُوْلُ: مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الْقَبِيْحُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ؟ فَيَقُوْلُ: اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ. فَيَقُوْلُ: رَبِّ لَا تَقُمِ السَّاعَةَ. وَ فِىْ رِوَايَةٍ لَّهٗ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ: فَيَاْتِيْهِ آتٍ قَبِيْحُ الْوَجْهِ، قَبِيْحُ الثِّيَابِ، مُنْتِنُ الرِّيْحِ. فَيَقُوْلُ: اَبْشِرْ بِهَوَانٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ. فَيَقُوْلُ: بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِالشَّرِّ، مَنْ اَنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: وَ اَنْتَ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ كُنْتَ بَطِيْئًا عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ سَرِيْعًا فِىْ مَعْصِيَتِهٖ فَجَزَاكَ اللّٰهُ شَرًّا، ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ اَبْكَمُ فِىْ يَدِهٖ مِرْزَبَّةٌ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ كَانَ تُرَابًا، فَيَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً حَتّٰى يَصِيْرَ تُرَابًا، ثُمَّ يُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَمَا كَانَ، فَيَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهٗ كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ. قَالَ الْبَرَاءُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِّنَ النَّارِ وَ يُمَهَّدُ لَهٗ مِنْ فَرْشِ النَّارِ.))[1]

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قبر میں) کافر آدمی کی روح جب اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ کافر کہتا ہے: ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ فرشتے پوچھتے ہیں: تیرا دین کون سا ہے؟ کافر کہتا ہے: ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ فرشتے پوچھتے ہیں: وہ شخص جو تمہارے درمیان مبعوث کیے گئے تھے وہ کون تھے؟ کافر کہتا ہے: ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ آسمان سے منادی کی آواز آتی ہے اس نے جھوٹ کہا ہے اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو، اسے آگ کا لباس پہنا دو، اس کے لیے جہنم کی طرف

[1] الترغيب و الترهيب لمحى الدين ديب الجزء الرابع، رقم الحديث: ٥٢٢١.

ایک دروازہ کھول دو۔ چنانچہ جہنم کی گرم اور زہریلی ہوا اسے آنے لگتی ہے۔ اس کی قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ پھر اس کے پاس ایک بدصورت، غلیظ کپڑوں والا، بدترین بدبو والا شخص آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے برے انجام کی بشارت ہو یہ ہے وہ دن جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ کافر کہتا ہے تو کون ہے؟ تیرا چہرہ بڑا ہی بھدا ہے، تو (میرے لیے) برائی لے کر آیا ہے۔ وہ جواب میں کہتا ہے: میں تیرے اعمال ہوں۔ تب کافر کہتا ہے اے میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس کے پاس ایک بدشکل، غلیظ کپڑوں والا بدبودار شخص آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے رسوا کن اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی بشارت ہو۔ کافر کہتا ہے کہ اللہ تجھے شر سے نوازے تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں تیرے گندے اعمال ہوں۔ (دنیا میں) تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ٹال مٹول کرنے والا اور اس کی نافرمانی میں ہر وقت تیار رہتا تھا، اللہ تجھے بدترین بدلہ عطا فرمائے۔ پھر اس پر ایک اندھا اور بہرہ فرشتہ مسلط کر دیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز ہوتا ہے، اگر پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے، فرشتہ اسے بری طرح مارتا ہے۔ کافر ایک ہی ضرب میں ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے پھر پہلے والی حالت میں لوٹا دیتا ہے (یعنی اس کا جسم صحیح سالم کر دیا جاتا ہے) پھر فرشتہ اسے دوسری دفعہ مارتا ہے تو کافر بری طرح چیخنے چلانے لگتا ہے جسے جن وانس کے علاوہ ہر جان دار مخلوق سنتی ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر اس کے لیے آگ کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے۔"

(۲۵) ((عَنْ هَانِیءٍ مَّوْلٰی عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَكٰی حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَهٗ، فَقِیْلَ لَهٗ: تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ، فَلَا تَبْكِیْ وَ تَبْكِیْ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْقَبْرَ

اَوَّلُ مَـنْـزِلٍ مِنْ مَّنَازِلِ الْآخِرَةِ ، فَاِنْ نَّجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرَ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْه . قَالَ: وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَ الْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ .))[1]

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ سے عرض کیا گیا: آپ جنت اور دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں تو نہیں روتے لیکن قبر کے ذکر پر اس قدر روتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منازل میں سے سب سے پہلی منزل ہے اگر کسی نے اس سے نجات پا لی تو اگلی منزلیں اس کے لیے آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو بعد کی منازل اس سے کہیں زیادہ سخت ہوں گی نیز اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: میں نے قبر سے زیادہ گھبراہٹ اور سختی والی کوئی اور جگہ نہیں دیکھی۔''

㉖ ((عَـنْ اَسْـمَـاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَـقُـوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَـطِيْبًـا فَـذَكَـرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِیْ يُفْتَتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً .))[2]

''حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فتنہ قبر کا ذکر فرمایا جس میں آدمی مبتلا ہوگا، جب آپ ﷺ ذکر فرما رہے تھے تو مسلمانوں نے (خوف زدہ ہوکر) بری طرح چیخنا چلانا شروع کر دیا۔''

㉗ ((اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَـكٰى فِیْ مَرَضِهٖ فَقِيْلَ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَقَالَ اَمَا

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الزھد، باب: ٥، رقم: ٢٣٠٨۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، رقم: ١٣٧٣.

اَنِّی لَا اَبْکِی عَلٰی دُنْیَاکُمْ هٰذِهٖ وَلٰکِنْ اَبْکِی عَلٰی بُعْدِ سَفَرِیْ وَقِلَّةِ زَادِیْ وَاِنِّی اَمْسَیْتُ فِیْ صَعُوْدٍ مُهْبَطَةٍ عَلٰی جَنَّةٍ وَّنَارٍ لَا اَدْرِیْ عَلٰی اَیَّتِهِمَا یُوْخَذُنِیْ .))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے مرض الموت میں رونے لگے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمانے لگے: میں تمہاری اس دنیا (کو چھوڑنے کی) وجہ سے نہیں روتا بلکہ (آئندہ پیش آنے والے) طویل سفر اور قلت زادِ سفر کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ میں نے ایسی بلندی پر شام کی ہے جس کے آگے جنت ہے یا جہنم اور میں نہیں جانتا ان دونوں میں میرا مقام کون سا ہوگا۔''

بَابُ ضَغْطِ الْقَبْرِ لِلْمَیِّتِ الْمُؤْمِنِ

قبر کے مومن میت کو دبانے کا بیان

(۲۸) ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هٰذَا الَّذِیْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ .))[2]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے جس (کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا) عرش ہل گیا، جس کے لیے آسمانوں کے (سارے) دروازے کھول دیئے گئے، جس (کے جنازے) میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے اسے بھی قبر نے ایک مرتبہ دبایا پھر فراخ ہوگی۔''

---

1. كتاب الزهد لابن مبارك، رقم الصفحة: ۳۸.
2. سنن نسائی، كتاب الجنائز، باب ضمة القبر و ضغطته: ۲/۱۹۴۲.

بَابُ عَقِيْدَةِ التَّوْحِيْدِ وَ سُؤَالِ الْمُنْكَرِ وَ النَّكِيْرِ

عقیدہ توحید اور منکر نکیر کے سوال کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾﴾

[ابراهيم: ٢٧]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں حق بات یعنی کلمہ طیبہ پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

(٢٩) ((عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ اُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ [إبراهيم: ٢٧] .)) [1]

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس (فرشتے) آتے ہیں اور مومن آدمی گواہی دیتا ہے ''لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ'' اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ ....﴾ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کلمہ طیبہ کی برکت سے دنیا اور آخرت (یعنی قبر) میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ کا یہی مطلب ہے۔''

(٣٠) ((عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَحَدٌ يَقُوْمُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فِيْ يَدِهٖ مِطْرَاقٌ اِلَّا هُبِلَ (هَلَكَ)

[1] صحيح بخارى، كتاب الجنائز، باب ما جاء فى عذاب القبر، رقم: ١٣٦٩ .

عِـنْـدَ ذٰلِكَ؟ فَـقَـالَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ ﷺ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ .)) [1]

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (عذاب قبر کے بارے میں سن کر) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس آدمی کے سر پر فرشتہ گرز لیے کھڑا ہوگا وہ تو خوف اور دہشت سے (ہوش وحواس کھوکر) مٹی کا بت بن جائے گا (وہ جواب کیسے دے گا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کلمہ طیبہ کی برکت سے دنیا اور آخرت (یعنی قبر) میں ثابت قدم رکھتا ہے۔''

(۳۱) ((عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُبْتَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِـىْ قُبُـوْرِهَا، فَكَيْفَ بِىْ وَ اَنَا امْرَاَةٌ ضَعِيْفَةٌ؟ قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ﴾ .)) [2]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اپنی قبروں میں آزمائے جائیں گے اور میرا کیا حال ہوگا میں تو ایک کمزور سی خاتون ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کلمہ توحید کی برکت سے دنیا کی زندگی اور قبر میں ثابت قدم رکھتا ہے۔''

بَابُ: اَلْاَعْمَالِ الصَّالِحَةُ جُنَّةٌ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بیان کہ نیک اعمال عذاب قبر سے ڈھال ہیں

(۳۲) ((عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُؤْتَى الرَّجُلُ فِىْ قَبْرِهٖ فَـاِذَا اُتِـىَ مِـنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ دَفَعَتْهُ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَ اِذَا اُتِىَ مِنْ قِبَلِ

[1] الترغيب و الترهيب، الجزء الرابع، رقم الحديث: ٥٢١٩.

[2] ايضًا، رقم الحديث: ٥٢١٨.

يَـدَيْـهِ دَفَـعَتْهُ الصَّدَقَةُ وَ إِذَا أُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ دَفَعَتْهُ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسَاجِدِ .)) [1]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لیے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور کر دیتی ہے جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ خیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور جب پاؤں کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔“

بَابٌ: اَلْمَأْمُوْنُوْنَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

فتنہ قبر سے محفوظ رہنے والے لوگوں کا بیان

(۳۳) ((عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ إِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ يَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ .)) [2]

”حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مرنے والے کے عمل (کا ثواب اس کے مرنے کے ساتھ) ختم کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے مرے اس کے عمل (کا ثواب) مسلسل قیامت تک اسے ملتا رہتا ہے نیز وہ فتنہ قبر سے بھی محفوظ رہتا ہے۔“

(۳۴) ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَـمُـوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ

---

[1] الترغيب و الترهيب، الجزء الرابع، رقم الحديث: ٥٢٢٥.

[2] سلسلة احاديث الصحيحة، رقم الحديث: ١١٤٠.

الْقَبْرِ .))[1]

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوا اللہ اسے قبر کے فتنہ سے بچا لے گا۔''

(۳۵) ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ هِيَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .))[2]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سورہ ملک ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ عذابِ قبر سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔''

(۳۶) ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا وَ سُلَيْمَانُ ابْنُ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ ، وَ خَالِدُ بْنُ عُرْفَطَةَ رضی اللہ عنہ ، فَذَكَرُوْا اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ ، مَاتَ بِبَطْنِهٖ ، فَإِذَاهُمَا يَشْتَهِيَانِ اَنْ يَكُوْنَا شُهَدَاءَ جَنَازَتِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهٗ ، لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ . فَقَالَ الْآخَرُ: بَلٰى! .))[3]

''حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیٹھا تھا، سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما (آئے اور) لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص پیٹ کی تکلیف سے مر گیا ہے۔ ان دونوں نے خواہش کی کہ کاش وہ اس آدمی کے جنازے میں شریک ہوتے۔ پھر ایک آدمی نے دوسرے سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی کہ جس شخص کو پیٹ مار ڈالے اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا؟ دوسرے نے جواب دیا: کیوں نہیں۔''

---

1. سنن ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فیمن یموت یوم الجمعة، رقم: ۱۰۷۴۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔
2. سلسلة احادیث الصحیحة، رقم الحدیث: ۱۱۴۰.
3. سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب من قتله بطنه، رقم: ۲۰۵۲۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بَابُ كَيْفِيَّةِ الْاَجْسَامِ فِي الْقُبُوْرِ

قبروں میں اجسام کی حالت کا بیان

۳۷ ((عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَ فِيْهِ قُبِضَ، وَ فِيْهِ النَّفْخَةُ، وَ فِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَّعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ. قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَ قَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ.)) [1]

''حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اسی روز آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی روز ان کی روح قبض کی گئی، اسی روز صور پھونکا جائے گا، اسی روز اٹھنے کا حکم ہوگا، لہٰذا اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی یا یوں کہا کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک مٹی میں مل چکا ہوگا تو پھر ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہتے ہیں کہ آپ کا جسم مبارک مٹی میں مل چکا ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو انبیاء کے جسم زمین پر حرام کر دیئے ہیں۔''

۳۸ ((عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا يَبْلَى اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَ هُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ وَ مِنْهُ

[1] سنن ابو داود، باب تفریع ابواب الجمعة، رقم الحديث: ١٠٤٧۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))[1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوائے ایک ہڈی کے انسان کا سارا جسم مٹی میں رُل مل جاتا ہے۔ وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ قیامت کے روز اسی سے انسان کی تخلیق ہوگی۔''

بَابٌ أَيْنَ يُقِيْمُ الرُّوْحُ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْجَسَدِ؟

بیان کہ جسم سے نکلنے کے بعد روح کہاں قیام کرتی ہے؟

(۳۹) ((عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُوْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِيْ شَجْرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يُبْعَثُ .))[2]

''حضرت عبدالرحمٰن بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی روح (مرنے کے بعد) جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے یہاں تک کہ جس روز مردے اٹھائے جائیں گے اس روز وہ روح اپنے جسم میں لوٹا دی جائے گی۔''

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی دعاؤں کا بیان

(۴۰) ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ مِنْ فِتْنَةِ

---

[1] سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، باب ذكر القبر و البلى، رقم: ٤٢٦٦ ـ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابن ماجة، كتاب الزهد، باب ذكر القبر و البلى، رقم: ٤٢٧١ ـ سلسلة الصحيحة، رقم: ٩٩٥ .

الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ .))[1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں عذاب قبر سے، عذاب جہنم سے زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔''

بَابٌ: اَلِاسْتِغْفَارُ لِاَهْلِ الْقُبُوْرِ

اہل قبور کے لیے استغفار کا بیان

(۴۱) ((عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ ، يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ .))[2]

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دعا سکھلایا کرتے تھے جب وہ قبرستان کی طرف جائیں تو یوں کہیں: اے اس گھر کے مسلمان اور مومن باسیو! السلام علیکم! ہم ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے ہی والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے خیر و عافیت کے طلب گار ہوں۔''

وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، رقم: ۱۳۷۷ .

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور و الدعاء لاهلها، رقم: ۲۲۵۷ .

فہرست طرف الآیات

فہرست طرف الاحادیث

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حکیم .

٢ـ الجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، و معه فتح البارى ، المكتبة السلفية ، دار الفكر ، بيروت .

٣ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الحلبى ، القاهرة ، ١٣٩٨هـ .

٤ـ السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .

٥ـ السنن لعبدالله محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .

٦ـ السنن لأبي عبدالرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت: ٣٠٣هـ) ، مكتبة المعارف للنشر و التوزيع ، الرياض .

المستدرك على الصحيحين لأبى عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم النيسابورى (ت ٤٠٥هـ) طبعة مصورة عن الطبعة الهندية ، دار الكتاب العربى ، بيروت .

المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، ١٣٩٨هـ .

٧ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .

صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .

۸۔ صحیح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی ، دار إحیاء التراث ، بیروت .

مجمع الزوائد و منبع الفوائد، للحافظ نور الدین الهیثمی ، منشورات دار الکتاب العربی ، بیروت، ۱۴۰۲ھـ.

۹۔ مشکوة المصابیح للتبریزی ، تحقیق نزار تمیم و هیثم نزار تمیم ، طبعة شرکة دار الأرقم بن أبی الأرقم ، بیروت .

۱۰۔ الترغیب و الترهیب لمحي الدین ابن دیب .